Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار ۲۸ رجب ۱۴۱۲ھ، ۳ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش، ۳ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۸

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور درخواست دعا

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب لندن نے یکم فروری کو مندرجہ ذیل اطلاع بھجوائی ہے۔

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے سینٹ جارجز ہسپتال سے رابطہ کر کے حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو رپورٹ پیش کی ہے اس کے مطابق حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت آہستہ آہستہ بہتری کی طرف مائل ہے۔ بخار بھی نسبتاً کم ہے۔ خون کی کمی کے پیش نظر آج خون دیا جائے گا۔

احباب سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی، صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کیلئے پرخلوص دعائیں التزام کے ساتھ جاری رکھیں۔

○ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء کو بیت الاقصیٰ ربوہ میں نماز جمعہ محترم چوہدری حمید احمد صاحب بی ٹی نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جون ۱۹۹۱ء بمقام واشنگٹن ڈی سی پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی دعاؤں کے سلسلہ میں بعض ایسی اہم دعاؤں کا ذکر فرمایا جو امریکہ اور یورپ کے حالات میں خاص طور پر احمدیوں کے لئے کرنی ضروری ہیں تاکہ ان کی اولادیں اور بچے زمانے کی باد سموم سے محفوظ رہ سکیں۔

○ مکرم سجاد احمد ملک ابن مکرم عزیز احمد ملک (مقیم ٹورنٹو کینیڈا) کا نکاح ہمراہ عزیزہ فریحہ احمد ایم ایس سی بنت چوہدری اقبال احمد صاحب کاہلوں H - 104 ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ ۳۱ جنوری بروز جمعۃ المبارک بیت النور C - 87 ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے پڑھا گیا۔ مکرم سجاد احمد ملک مکرمی ملک گل محمد صاحب اعوان کے پوتے ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ عزالہ ظفر صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر نیو احمدیہ ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ کے نکاح کا بہمراہ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب خالد ابن میاں خورشید احمد صاحب آف ڈیرہ غازی خان مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء کو مبلغ پینتالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا

باقی ص ۸ پر

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بھی نہ ہو کہ سب کو فریبی جان لے۔ نہ بدظنی کو اتنا وسیع کرے کہ راستبازوں کے فیوض سے محروم رہے نہ اس قدر حسن ظن کہ ایک مکّار اور فریبی کو بھی خدا رسیدہ جان لے سچّے دل سے دعا کرتا رہے۔ انبیاء وغیرہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے ہوتے ہیں۔ جب تک خدا نہ دکھاوے کوئی ان کو دیکھ نہیں سکتا۔ ابوجہل مکہ میں ہی رہتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نشوونما دیکھتا رہا۔ آپ کی ساری زندگی دیکھی مگر پھر بھی ایمان نہ لایا۔

کہتے ہیں کہ سلطان محمود ایک راجہ کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گیا۔ وہ راجہ کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہ کر آخر کار اپنے مذہب اور اسلام کا مقابلہ کر کے مسلمان ہو گیا۔ الگ خیمہ میں وہ رہا کرتا تھا۔ ایک دن وہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ خیمہ کے پاس سے محمود گذرا۔ اس نے رونے کی آواز سنی۔ اندر آیا۔ پوچھا کہ اگر وطن یاد آیا ہے تو وہیں کا راجہ بنا کر بھیج دیتا ہوں۔ اس نے کہا اب مجھے دنیا کی ہوس کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے یہ خیال آیا ہے کہ قیامت کے دن اگر یہ سوال ہوا کہ تو کیسا مسلمان ہے کہ جب تک محمود نے چڑھائی نہ کی اور وہ گرفتار کر کے تجھ کو نہ لایا تو مسلمان نہ ہوا۔ کیا اچھا ہوتا کہ مجھے اس وقت ابتداء میں سمجھ آجاتی کہ اسلام سچّا مذہب ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۱)

قربانی کی قیمت ارادہ کے مطابق ہوا کرتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"ایک شخص کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے۔ اب تو ان کی اولاد احمدی ہے۔ کشمیر کے قریب ان کی ایک ریاست تھی جسے راجہ کشمیر نے فتح کر کے اپنی حکومت میں شامل کر لیا تھا۔ وہ بہت خوبصورت جوان تھے۔ ایک دفعہ ان کا بازو ٹوٹ گیا۔ اس زمانہ میں کوئی اچھے ڈاکٹر نہ ہوتے تھے۔ کسی جوڑنے والے نے علاج کیا۔ ہڈی جڑ تو گئی مگر ذرا ٹیڑھی رہی۔ جوڑ سیدھا نہ بیٹھا۔ ایک دن وہ مہاراجہ گلاب سنگھ یا رنبیر سنگھ کے دربار میں بیٹھے تھے کہ مہاراجہ نے کہا۔ آپ نے ہمیں کیوں نہ بتایا ہمارا ہڈی جوڑنے والا ملازم جوڑتا تو ٹیڑھی نہ ہوتی اب دیکھو کیسی بدنما معلوم ہوتی ہے۔ انہوں نے بازو کو گھٹنے کے ساتھ دبایا اور پھر ہڈی توڑ کر کہا کہ مہاراج اب اپنے جرّاحوں سے جڑوا دیجئے راجہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ عجیب آدمی ہے اور اسے ایسی گھبراہٹ ہوئی کہ دربار چھوڑ کر چلا گیا۔ تو بعض لوگوں کے احساسات باطل ہوتے ہیں اور بعض کے زندہ اور اس لحاظ سے دونوں کی قربانی میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اور قربانی کی قیمت ان تمام باتوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ وہ بڑا درد مند اور رقیق القلب تھا۔ اس لئے اس کے مقابلہ میں کسی سنگدل انسان کی قربانی کی قیمت کیا ہو سکتی ہے۔ جب کوئی مرتا ہے تو اس کے بیسیوں رشتہ دار موجود ہوتے ہیں مگر لوگ افسوس کے لئے اس کے ماں باپ کے پاس ہی جاتے ہیں۔ دوسرے رشتہ داروں کے پاس نہیں جاتے۔ اس لئے کہ جذبات زیادہ تر ماں باپ میں ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا نقصان زیادہ سمجھا جاتا ہے۔ قربانی کی تو قیمت جذبات، علم، فہم، عقل اور ارادہ کے ماتحت ہوا کرتی ہے۔ ارادہ نہ ہو تب بھی قربانی کی قیمت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ کسی پر کوئی فائر کر رہا ہے۔

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۳۔ فروری ۱۹۹۲ء

اسیرانِ رہِ مولیٰ کیلئے دعاؤں کی تحریک

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اللہ کے نام پر اسیری کا جو ریکارڈ حالیہ دور میں احمدی اسیران نے قائم کیا ہے وہ عزم، ہمّت اور صبر و برداشت کی ایک نادر مثال ہے۔ بلاشبہ آنے والی نسلوں کو ان اسیران کی بے مثال قربانی کی یادیں درساً و سبقاً سُنائی جائیں گی۔

آج ہم دار پہ کھینچے گئے جن باتوں پر
کیا خبر کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملیں

شاعر کی یہ بات معلوم نہیں اس کیلئے پوری ہو گی یا نہیں لیکن ہر احمدی کو یہ یقینِ کامل ہے کہ یہ قربانیاں آئندہ نسلوں کے نصابوں میں شامل ہوں گی۔ آنیوالے ان کو پڑھ کر اور یاد کر کے اپنے ایمانوں میں ایک نئی تازگی محسوس کریں گے اور قربانیاں کرنے والوں کے لئے دعائیں کریں گے۔

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی بار بڑی ہی دِلسوزی سے احباب جماعت احمدیہ کو ان اسیرانِ رہ مولیٰ کی رہائی کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی ہے۔ اور احباب جماعت احمدیہ بھی بڑے التزام سے اپنے اسیران بھائیوں کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ جلسہ سالانہ قادیان دارالامان کے موقع پر بھی حضور ایدہ تعالیٰ نے ان کا ذکر فرمایا۔ جو لوگ جلسہ قادیان میں شامل نہیں ہو سکے ان کے بارے میں جلسہ قادیان سے روانگی سے پہلے ہی فرمایا تھا کہ بعض لوگ تو جلسہ قادیان میں جا نہیں سکتے لیکن ان اسیران کو بھی یاد رکھیں جو کئی سالوں سے کسی بھی قسم کے جلسوں میں شرکت نہیں کر سکے۔ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر دفعہ بڑے درد اور توجہ سے اس بارے میں خود بھی دُعائیں کی ہیں اور احباب جماعت کو بھی توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

جلسہ سالانہ لندن ۱۹۹۱ء کے موقع پر حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے اسیران کی یاد میں جو دردناک نظم ارشاد فرمائی تھی اس کو سُن کر ہر احمدی کا دل رقت سے بھر جاتا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دردناک دعاؤں کی توفیق ملتی رہی ہے۔ ان چند سطور کے ذریعے ہم ایک بار پھر احباب جماعت کو ان دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہیں جو مضطر دلوں سے اٹھتی ہیں اور عرش پر جا کر قبولیت کا جامہ پہنتی ہیں۔ احباب جماعت جانتے ہیں کہ یہ کام جب بھی ہُوا دعاؤں سے ہُوا اور اب بھی جب بھی ہوگا دعاؤں ہی سے ہوگا۔ اپنے اسیران رہ مولیٰ بھائیوں کے لئے مولا کے حضور آنسوؤں کے نذرانے پیش کرنے میں کمی نہ آنے دیجیئے۔ وہ سُننے والا ہے۔ ایک دن ضرور سُنے گا۔ ضرور سُنے گا!!

مَیں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
مَیں تیرا ہوں تُو میرا خدا میرا خُدا ہے

دِل کہتا ہے چھُپ کر آ
اوروں سے یہ راز چھُپا
آنکھ تقاضا کرتی ہے
کھُل کر اپنا حسن دکھا

ابوالاقبال

ہے ظرف جُدا سب کا تو منزل بھی جُدا ہے
تُو بُت کا پجاری، مرا معبُود خُدا ہے

دامانِ گُل ولالہ میں ہے برقِ تجلّیٰ
اس صحنِ گلستاں میں کوئی شُعلہ نوا ہے

پابند نہ کر مجھ کو کسی طرزِ بیاں کا
یہ سوچ کہ کس طرح مرا فکر ڈھلا ہے

الفاظ مری راہ میں دیوار نہیں ہیں
لے دیکھ کہ بے لفظ بھی پیغام چلا ہے

کہنے کی وہ کیا بات ہے جو کہہ نہ سکوں میں
جو دل میں ہے میرے وہی ماتھے پہ لِکھا ہے

حالات تو کہتے ہیں کہ ٹُوٹ اور بکھر جا
مَیں سینہ سپر ہوں، یہ ترا حُسنِ عطا ہے

کب چاند ستارے نہ ہوئے گردِ رہِ شوق
کب تجھ سے ورے مَیں نے قدم تھام لیا ہے

ہر نُور چمکتا ہے سیاہی کی فضا میں
اب وقت ہے لا، ہاتھ میں تیرے جو دیا ہے

یہ واہمۂ ذوقِ طلب کا ہے کرشمہ
ورنہ کوئی آیا ہے نسیمؔ اور نہ گیا ہے

نسیمؔ سیفی

اللہ تعالیٰ کے رحم کیلئے اپنے اوپر ہزاروں موتیں وارد کرو

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا بس اتنی بات سے کہ لوگ زبان سے اتنا کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے خدا راضی ہو جاتا ہے اور حال یہ کہ ابھی ان کے اس قول کا امتحان نہیں کیا گیا کہ آیا وہ حقیقتاً (صاحب ایمان) ہیں بھی یا کہ نہیں اور ان کے اس قول کا صدق و کذب ظاہر نہیں ہوا۔ پس سچی اور پکی بات یہی ہے کہ انسان اوّل صدق، اخلاص اور گدازش اختیار کرے اپنے اوپر ہزاروں موتیں وارد کرے۔ جب جا کر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۶-۲۰۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

فرماتا ہے اے موسیٰ تجھے کسی ایسے شخص کی مخالفت خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض سے نہ روکے جو اس بات پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہشات کے پیچھے پڑا ہوا ہے ورنہ تو بھی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا۔ اس میں بھی اس سورہ کے پہلے حصے کی تصدیق کی گئی ہے (۔) یعنی کہا گیا ہے کہ اے موسیٰ جو تیری تعلیم پر عمل کرے گا وہ تباہ نہیں ہوگا بلکہ جو اس کو توڑے گا وہ تباہ ہوگا۔ چنانچہ بائیبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو یہی پیغام دیا کہ "اگر تو خداوند اپنے خدا کی بات کو مان کر اس کے ان سب حکموں پر جو آج سے میں تجھ کو دیتا ہوں احتیاط سے عمل کرے تو خداوند تیرا خدا دنیا کی سب قوموں سے زیادہ تجھ کو سرفراز کرے اور اگر تو خداوند اپنے خدا کی بات سنے تو یہ سب برکتیں تجھ پر نازل ہوں گی اور تجھ کو ملیں گی شہر میں بھی تو مبارک ہوگا اور کھیت میں بھی مبارک ہوگا۔ تیری اولاد تیری پیداوار تیرے چوپایوں کے بچے یعنی گائے بیل کے بچھڑے تیری بھیڑ بکریوں کے بچے مبارک ہوں گے۔ تیرا ٹوکرا اور تیری کٹھوتی یعنی آٹا گوندھنے کا برتن دونوں مبارک ہوں گے اور تو اندر آتے وقت مبارک ہوگا اور باہر جاتے وقت بھی مبارک ہوگا۔۔ لیکن اگر تو ایسا نہ کرے اور خداوند اپنے خدا کی بات سن کر اس کے سب احکام اور آئین جو آج کے دن میں تجھ کو دیتا ہوں پر احتیاط سے عمل نہ کرے تو یہ سب لعنتیں تجھ پر نازل ہونگی اور تجھ کو لگیں گی شہر میں بھی تو لعنتی ہوگا اور کھیت میں بھی لعنتی ہوگا۔ تیرا ٹوکرا اور تیری کٹھوتی دونوں لعنتی ٹھہریں گے تیری اولاد اور تیری زمین کی پیداوار، تیری گائے بیل کے بچے اور تیری بھیڑ بکریوں کے بچے لعنتی ہوں گے تو اندر آتے لعنتی ٹھہرے گا اور باہر جاتے بھی لعنتی ٹھہرے گا۔ استثنا باب ۲۸ آیت ۱ تا ۲۰۔ گویا وہی مضمون جو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ تورات میں بھی موجود ہے اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے۔ اس لئے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا کہ اگر تو تورات کی تعلیم پر عمل کرے گا تو اندر آتے وقت مبارک ہوگا۔ اور باہر جاتے وقت بھی مبارک ہوگا۔ اسی طرح آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دعا سکھائی گئی کہ اے میرے رب میرا دوبارہ مکہ میں داخل ہونا بھی مبارک ہو اور میرا مکہ سے نکلنا بھی مبارک ہو۔ گویا کہ اس آیت کی رو سے بھی آپ کا مثیل موسیٰ ہونا ثابت ہے۔"

دین حق جس خدا کو پیش کرتا ہے اس کی صفات میں سے غفوریت، ودودیت اور رحیمیت بھی ہے یعنی اگر عمل کرتے ہوئے کوئی کمزوری رہ جائے تو وہ اس کمزوری کو نظر انداز کرتے ہوئے انسان کے لئے ترقیات کے دروازے کھولتا رہتا ہے اور وہ اپنے بندوں کے ساتھ ایسی محبت و رافت کا سلوک کرتا ہے۔ جیسے ایک مشفق باپ اپنے بچے کے ساتھ کرتا ہے۔ بچہ خواہ کتنا ہی خراب کیوں نہ ہو باپ نہیں چاہتا کہ میرا بچہ ضائع ہو جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کے متعلق یہی چاہتا ہے کہ وہ نجات پاتے چلے جائیں۔ خواہ ان کے اعمال میں کچھ کمزوریاں ہی رہ گئی ہوں۔ اور درحقیقت ایسی ہی تعلیم پر عمل کرنے سے انسانی قلوب میں بشاشت قائم رہتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اور بالفرض نماز میں اس کی توجہ پوری طرح قائم نہیں رہتی تو دین حق کی تعلیم کے نتیجہ میں وہ یہ نہیں سمجھے گا کہ میری نماز بیکار گئی۔ بلکہ وہ یہ سمجھے گا کہ اگر تھوڑی بہت خامی بھی رہ گئی ہوگی تو تھوڑی سی توجہ اور انابت سے اللہ تعالیٰ اس کو نظر انداز کر دے گا۔ اور اس کے لئے اپنے فضلوں کے دروازے بند نہیں کرے گا۔

اسی اصل کے ماتحت دین حق نے توبہ کے مسئلہ کو پیش کیا ہے۔ کہ اگر کسی وقت انسان سے کوئی کمزوری سرزد ہو جائے تو ضروری نہیں ہے کہ اس کی سزا ہی بھگتے۔ بلکہ اگر اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور آئندہ کے لئے وہ اپنی اصلاح کا اقرار کرے اور ایسی کمزوریوں سے بچنے کا تہیہ کرے۔ تو اس کی کمزوریوں کی بناء پر ترقیات کے جو دروازے بند ہو جاتے ہیں وہ پھر کھول دیئے جاتے ہیں اور انسان نیچے کی طرف نہیں جاتا بلکہ اوپر کی طرف اٹھتا ہے۔ اس اصل کو پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
(آل عمران ع)

یعنی وہ لوگ جو کسی وقت خدا کے احکام کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں اور اس ذریعے سے اپنے نفسوں کا حق مار دیتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو گناہوں سے اور کمزوریوں سے بچا سکے۔ یہ جملہ معترضہ ہے۔ آگے فرماتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے اپنی کمزوریوں پر پردہ پوشی چاہتے ہیں اور اپنے اس گناہ پر اصرار نہیں کرتے اور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کمزوریوں پر پردہ پوشی فرما کر ان کے لئے رحمت کے دروازے کھول سکتا ہے۔ ان لوگوں کی جو اس نکتہ کو سمجھتے ہیں یہ جزاء ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان کی کمزوریوں پر پردہ ڈال دے گا اور ان کے لئے اپنی رحمت کے دروازے بند نہیں کرے گا اور وہ نجات پا کر خدا تعالیٰ کو پالیں گے اور ان کو مغفرت حاصل ہو جائے گی۔ اور رہنے کو ایسے باغات ملیں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور یہ انعام عارضی نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ ان باغات میں ہمیشہ رہیں گے اور محنت کرنے والوں کا بدلہ اچھا ہی ہوتا ہے۔

دیکھو کیسی اعلیٰ اور شاندار تعلیم ہے۔ انسان کے لئے مایوسی کے تمام دروازے بند کر دئے گئے ہیں۔ اور اسے یقین دلایا گیا ہے کہ وہ ہر وقت ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہ سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اپنے اندر احساس صحیح پیدا کرے۔

انسان کے دل میں یہ خیال آ سکتا تھا کہ ممکن ہے خدا تعالیٰ ایک دو کمزوریوں کو تو نظر انداز کر دے لیکن اگر کسی انسان سے بہت سی کمزوریاں سرزد ہو چکی ہوں اور اس نے اپنے خیال میں نجات کا دروازہ اپنے لئے بند کر لیا ہو تو اس کا کیا ہوگا؟ ایسے لوگوں کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (زمر۔ رکوع ۶)

اے ہمارے رسول! ان لوگوں کو اچھی طرح کھول کر سنا دے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کمزوریوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور وہ نکل نہیں سکتے اور اب ان کے لئے نجات کا دروازہ بند ہو چکا ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ اللہ کی شان تو ایسی ہے کہ خواہ کس قدر کمزوریاں کیوں نہ سرزد ہو چکی ہوں۔ ان سب سے درگذر کر سکتا ہے۔ ان سب کو معاف کر سکتا ہے اور نجات کا دروازہ کھول سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ انسانی اندازوں سے بڑھ کر پردہ پوشی کرنے والا اور بے حد و حساب رحمت کرنے والا ہے۔ اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اس کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہر مقام کے لوگوں کے لئے اپنی رحمت کو پیش کیا ہے اور مایوس ہونے سے روکا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر شخص خدا کی رحمت کو حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ اصل چیز اس کی صفات میں سے رحمت ہی ہے۔

احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پہلے زمانہ میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے وہ توبہ کے لئے کسی عالم کے پاس گیا اور اس کے پاس جا کر کہا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ اس شخص نے کہا۔ کہ اگر میری توبہ قبول نہیں ہو سکتی تو پھر تجھے بھی مار دوں گا۔ ایک گناہ اور زیادہ ہو گیا تو پھر کیا ہوا۔ یہ کہہ کر اس نے اس عالم کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا کوئی اور ایسا عالم ہے جس سے وہ مسئلہ دریافت کر سکے۔ تو اسے ایک اور عالم شخص کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس پہنچا اور بتایا کہ اس نے سو قتل کئے ہیں۔ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ عالم نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ کون ہے جو بندہ اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم فلاں جگہ چلے جاؤ۔ وہاں کئی خدا کے بندے مل کر عبادت کرتے ہیں۔ تم بھی ان کے ساتھ مل کر عبادت کرو اور اپنے ملک میں مت لوٹو۔ کیونکہ وہ اچھی جگہ نہیں۔ یہ سن کر وہ شخص اس جگہ پہنچنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ جب نصف راستے پر پہنچا تو اس کو موت نے آلیا۔ تب رحمت کے فرشتے بھی آگئے اور عذاب کے فرشتے بھی پہنچ گئے۔ دونوں میں بحث شروع ہو گئی۔ دوزخ والے فرشتے کہتے تھے۔ کہ یہ شخص دوزخی ہے۔ اسے توبہ ابھی نصیب نہیں ہوئی۔ اور جنت والے فرشتے کہتے تھے کہ یہ جنتی ہے۔ کیونکہ یہ توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا کہ راستہ میں مر گیا۔ تب ان کے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اور انہوں نے اس کو منصف بنایا۔ تو اس نے کہا کہ زمین کو ماپو۔ جس طرف سے یہ شخص توبہ کرنے کے لئے چلا تھا اگر وہ جگہ قریب ہو تو یہ دوزخی ہے اور اگر وہ جگہ جہاں یہ توبہ کرنے کیلئے جا رہا تھا قریب ہے تو یہ جنتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ماتحت زمین کی طنابیں کھینچ دیں اور اس جگہ کو جہاں وہ توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا زیادہ قریب کر دیا۔ فرشتوں نے دونوں طرف کی زمین کو ماپا اور دیکھا کہ وہ زمین جس طرف یہ شخص توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا چھوٹی ہے۔ خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ تب اسے جنت میں لے جاؤ۔

اس تمثیل میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو کسی حالت میں بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اس کا اندازہ انسان نہیں لگا سکتا۔ اور یہ کہ دین حق بھی ایسے ہی خدا کو پیش کرتا ہے۔ جس کی رحمت کا پہلو ہمیشہ انسان کی طرف جھکا رہتا ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس کو پیش کرتا ہے، فرماتا ہے۔ (اعراف ع۱۹) کہ میری رحمت ہر ایک چیز پر وسیع ہے۔ پھر فرمایا۔ (انعام ع۲) کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر رحمت کو فرض کر لیا ہے۔ یعنی یہ کہ اس کی رحمت کا پہلو زیادہ جھکا ہوا ہے۔ پھر فرمایا۔ (ہود ع) کہ اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو امت واحدہ بنا دیتا مگر وہ ہمیشہ مختلف رہیں گے۔ سوائے ان کے جن پر تیرا رب رحم کرے اور اس نے ان لوگوں کو رحم کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ ابن کثیر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب

روزنامہ الفضل ربوہ کے ذریعے محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب کی ۱۷ جنوری ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی میں انتقال اور اگلے روز اسلام آباد ان کی خوبصورت رہائش گاہ پر نماز جنازہ اور ان کے گاؤں پنڈوری میں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ تدفین کی خبر بڑے دکھ سے پڑھی گئی۔

خاکسار جنوری ۱۹۷۹ء میں تبدیل ہو کر اسلام آباد گیا اور تقریباً اڑھائی سال کا عرصہ اسلام آباد میں گذارنے کا موقع ملا۔ یہ عرصہ اس لحاظ سے اسلام آباد کے لئے اہم تھا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام (الثالث) حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ کی ان پر رحمتیں ہوں) ان ایام میں اکثر اسلام آباد تشریف لاتے تھے اور ان دنوں جنرل عبدالعلی صاحب اسلام آباد کے امیر جماعت احمدیہ تھے جس والہانہ انداز سے وہ امام جماعت احمدیہ کا استقبال کرتے تھے اس سے ان کے قدرت ثانیہ کے ساتھ غیر معمولی عشق کا مشاہدہ خاکسار نے کئی بار اپنی آنکھوں سے کیا کئی بار خطبات جمعہ حضرت امام (الثالث) اسلام آباد میں پڑھاتے اور قرون اولیٰ کے جرنیلوں کا اس میں بطور خاص ذکر فرماتے جس سے حضرت امام (الثالث) کی جنرل عبدالعلی صاحب کے ساتھ محبت کا اظہار بھی ہوتا تھا۔

جماعت کے نوجوان بالخصوص اور سبھی جنرل صاحب کی بہت عزت کرتے تھے اور جنرل صاحب کا تمام افراد جماعت سے ساتھ نہایت مشفقانہ سلوک ہوتا تھا اتنا بڑا مقام حاصل کرنے کے باوجود ان میں بے حد سادگی تھی اور جماعت کی کسی تقریب میں صدارت کرتے ہوئے کبھی کرسی پر بیٹھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اگر افراد جماعت صفوں پر بیٹھے ہوتے تو وہ بھی کرسی اٹھوا کر صفوں پر ہی بیٹھ کر اجلاس وغیرہ کی صدارت کرتے۔ وقار عمل کے دوران خدام کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر ہی کھانا کھا لیتے خاکسار کو اسلام آباد میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد کے طور پر بھی خدمت کا موقع ملا۔ جب بھی جنرل صاحب سے خدام سے خطاب کرنے کی درخواست کی گئی ہر بار انہوں نے درخواست قبول کر کے وقت دیا اور اطاعت کے ساتھ وابستگی اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھنے کی نصیحت فرمائی

انہی دنوں اسلام آباد میں ہی جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے ترجمانی کے لئے احمدی انجینئرز نے غیر معمولی کام کیا۔ جنرل صاحب نے بھی اس میں بہت دلچسپی لی اور سسٹم کا بذات خود معائنہ و مشاہدہ کرنے تشریف لائے اور تعریفی کلمات ارشاد فرمائے وہی سسٹم اور ٹیم اپنی وسعتوں کے ساتھ مختلف زبانوں میں ترجمانی کے لئے جلسہ ہائے سالانہ پر غیر معمولی خدمات کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اس طرح جماعت کے بعض غیر معمولی کاموں میں تاریخ ان کو یاد رکھے گی۔ امیر اور غریب کے درمیان جنرل صاحب کبھی تفریق نہیں کرتے تھے نوجوانوں کی استعدادوں کو آگے بڑھانے کے لئے حوصلہ افزائی کرتے تھے اور ہر ایک کے کام آتے تھے۔

تنظیم اور ڈسپلن کی پابندی کرواتے تھے ایک دفعہ کسی کا نام دریافت کر لیتے تو ہمیشہ اس کا نام یاد رکھتے غیر معمولی حافظہ کے مالک تھے پاکستان کے ساتھ بہت محبت تھی خدا تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کی قوتوں پر غیر معمولی یقین تھا بعض اوقات اپنی فوجی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات بھی سناتے تھے۔

لگتا ہے دل کے عارضہ کا ایک لمبا عرصہ انہوں نے نہایت صبر سے گذارا اور اپنی ذہنی استعدادوں اور نیک جذبات کو قوم و ملت کی خدمت کے لئے وقف رکھا اور نمود و نمائش سے ہمیشہ پرہیز کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جنرل صاحب کو جنت کے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے خاندان اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نیک ذکر کو ہمیشہ جاری رکھے اے اللہ تو ایسا ہی کر

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

قائدین کرام

براہ کرم اپنی تجنید ۹۲-۱۹۹۱ء فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمائیں۔

مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

لجنہ کالم

س۔ لجنہ کی سرگرم اور بزرگ خاتون بھابی زینب کی وفات کب ہوئی؟

ج۔ ۱۳ مارچ ۱۹۶۰ء کو ۷۲ سال کی عمر میں بھابی زینب صاحبہ کا انتقال ہوا۔

س۔ پاکستان میں مصباح کی پہلی ایڈیٹر کی وفات کب ہوئی؟

ج۔ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مدیرہ مصباح کا انتقال ۲۶ ستمبر ۱۹۶۰ء کو ہوا تھا۔

س۔ امتحان (خدائی خبر) (فضل عمر) منعقدہ ۱۹۶۰ء میں اوّل کون آئیں؟

ج۔ فروری ۱۹۶۰ء میں امتحان (خدائی خبر) (فضل عمر) میں صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔

س۔ راہ ایمان کس کی تالیف ہے اور یہ کب شائع ہوئی؟

ج۔ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اس کے مؤلف ہیں اور ۱۹۶۰ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ یہ کتاب ناصرات کے لئے لجنہ نے ان سے لکھوائی تھی۔

س۔ ۱۹۶۱ء میں ماہنامہ مصباح کے تربیتی نمبر میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون کس عنوان سے شائع ہوا؟

ج۔ بچوں کی نیک تربیت کے عنوان سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون مصباح کے تربیتی نمبر میں شائع ہوا۔

س۔ مصباح کے لئے اعانت فنڈ کی تحریک میں کس قدر خواتین نے حصہ لیا؟

ج۔ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے اعانت فنڈ میں ۶۰ روپے دینے کی تحریک میں ۲۶۰ خواتین نے حصہ لیا۔ اس کے بعد بھی شامل ہوتی رہیں۔

س۔ مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں لجنہ کا نمائندہ کون تھا؟

ج۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل کو شوریٰ ۱۹۶۱ء میں لجنہ کا نمائندہ مقرر کیا گیا۔

س۔ ۱۹۶۲ء تک پاکستان میں کل کتنی لجنات کام کر رہی تھیں۔

ج۔ ۱۹۶۲ء تک پاکستان میں ۳۸۷ لجنات کام کر رہی تھیں۔ اس کے علاوہ بیرون پاکستان۔ ہندوستان۔ امریکہ مشرقی و مغربی جنوبی افریقہ، انڈونیشیا بورنیو ملایا ماریشس اور سیلون میں لجنات کام کر رہی تھیں۔

س۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا وصال کب ہوا؟

ج۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں آپکا انتقال پر ملال ہوا۔ اسی روز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی اقتداء میں جلسہ سالانہ پر آنے والے ہزاروں افراد نے نماز جنازہ ادا کی اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں چار دیواری کے اندر تدفین ہوئی۔

س۔ ۱۹۶۲ء میں لجنہ کے کاموں میں بیداری کے لئے کیا لائحہ عمل تیار ہوا؟

ج۔ ۱۹۶۲ء میں لجنہ کے کاموں میں بیداری کے لئے زیادہ دورے کرنے کا پروگرام بنا۔

س۔ بیت المحمود زیورک سوئٹزرلینڈ کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا؟ اور کس نے رکھا؟

ج۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے ۲۵ اگست ۱۹۶۲ء کو بیت المحمود زیورک کا سنگ بنیاد رکھا۔

س۔ ناصرات الاحمدیہ کا عہد نامہ کب منظور ہوا؟

ج۔ شوریٰ ۱۹۶۲ء میں ناصرات الاحمدیہ کا عہد نامہ منظور ہوا۔

س۔ ۱۹۶۲ء میں مرکزی لجنہ کی طرف سے کس قدر لجنات کا دورہ کیا گیا؟

ج۔ ۱۹۶۲ء میں لاہور سرگودہا راولپنڈی لائل پور (فیصل آباد) کراچی گجرات کھاریاں اور جہلم کی لجنات کا دورہ کیا گیا۔

س۔ لجنہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء میں کس قدر لجنات نے حصہ لیا؟

ج۔ لجنہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء میں ۲۳ لجنات کی ۱۲۷ نمائندگان نے حصہ لیا۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار نے پتہ میں تبدیلی یا درستی کروانا ہو تو اپنے خریداری نمبر کے حوالہ سے تحریر فرمائیں۔ پتہ صاف ہونا چاہیئے تاکہ تعمیل کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ نیز اپنے ڈاک خانہ کے پوسٹ کوڈ نمبر سے بھی آگاہ فرمائیں (مینیجر روزنامہ الفضل، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امان اللہ امجد

وقت کم ہے

ٹرین کے آنے میں ابھی کچھ دیر تھی۔ میں بھی دوسرے مسافروں کے ساتھ پلیٹ فارم پر کھڑا ٹرین کا انتظار کر رہا تھا۔ انتظار کی زحمت سے بچنے کے لئے میرے قریب بیٹھے ہوئے مسافروں نے مختلف موضوعات پر گفتگو شروع کر دی۔ ایک صاحب وقت کی تیز رفتاری پر تبصرہ کر رہے تھے۔

"اجی! کیا مشینی دور آگیا ہے۔ وقت اتنی تیزی سے گزرتا جا رہا ہے کہ پتا ہی نہیں چلتا۔ انسان وقت سے بہت پیچھے رہ گیا ہے"

دوسرے صاحب بھی وقت کی کمی کا رونا رو رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میں کئی ماہ سے اپنے بیٹے کا شناختی کارڈ بنوانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن کیا کریں جی۔ دفتر کی مصروفیات اور گھر کے کام اتنے زیادہ ہیں کہ وقت ہی نہیں ملتا ابھی تک اس کے لئے شناختی کارڈ فارم بھی نہیں لا سکا۔ انسان تو جیسے وقت کا غلام بن کر رہ گیا ہے۔

کیا واقعی انسان وقت کا غلام بنتا جا رہا ہے؟ ہمارے معاشرے میں اکثر لوگوں کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ ہمیں وقت نہیں ملتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ شکوہ درست نہیں ہے۔ وقت کا ملنا اور نہ ملنا انسان کی ہمت اور کوشش پر منحصر ہے۔ اگر پختہ ارادے اور مضبوط عزم و ہمت سے انسان کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ ناممکن نہیں رہتا۔ اسی طرح پابندیٔ وقت پر قائم رہ کر انسان وقت کو اپنا غلام بنا سکتا ہے۔

زندہ قوموں کی کامیابی کا یہی راز ہے کہ وہ اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اُس کا بہترین استعمال کرتی ہیں۔ ایک ایک لمحہ کا حساب رکھتی ہیں۔ ماضی، حال اور مستقبل تینوں ادوار پر اس کی نظر ہوتی ہے۔ دنیا میں ایسے بے شمار لوگ گزرے ہیں۔ جنہوں نے بلا شبہ پابندیٔ وقت کی عظیم مثالیں قائم کیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان جیسی مایہ ناز ہستی گزری ہے جو تمام عمر اس اصول پر سختی سے کاربند رہے۔ حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے ایوانوں میں بھی آپ کی یہ عادت نہ صرف برقرار رہی بلکہ دیگر ممالک کے نمائندگان کو بھی آپ نے یہ عادت ڈالی کہ وہ بروقت اجلاس میں حاضر ہوا کریں۔

۱۹۶۲ء میں جب آپ جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے تو۔

؎ اس دور میں اقوام متحدہ کے ابتدائی اجلاسات کا طریق کار یہ تھا کہ صدر دس منٹ تک نمائندگان کا انتظار کرتا اور اس مختصر وقفے کے بعد اس کی کارروائی شروع ہو جاتی اس وقت تک جنرل اسمبلی کے تمام اراکین ایوان میں جمع ہو جاتے رفتہ رفتہ یہ رسم پڑ گئی کہ نمائندگان اسمبلی کی عمارت میں تو پہنچ جاتے لیکن ایوان میں آنے کی بجائے تمباکو نوشی میں مصروف رہتے یا ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کر دیتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انتظار کا وقفہ دس منٹ سے بڑھتے بڑھتے سولہویں سالانہ اجلاس تک قریباً چالیس منٹ تک پہنچ چکا تھا۔ صبح کے اجلاس کا اعلان شدہ وقت تو ساڑھے دس بجے مقرر تھا لیکن کارروائی گیارہ بجے کے بعد جا کر شروع ہوتی۔ حضرت چوہدری صاحب نے اپنی عادت کے مطابق عین ساڑھے دس بجے اجلاس شروع کرنے کا طریق اپنایا۔ اسمبلی کے نمائندگان نے جب دیکھا کہ صدر صاحب تو پابندیٔ وقت پر مصر ہیں تو آہستہ آہستہ انہوں نے بھی وقت پر اجلاس میں آنا شروع کر دیا۔ (بحوالہ تحدیث نعمت صہ ۶۶۷)

پس وہ لوگ جو وقت کی قدر کرتے ہیں کامیابی ہمیشہ ان کے قدم چومتی ہے جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے وہ خوش نصیب جماعت ہے جس کے بانی سے یہ وعدہ کیا گیا کہ تمہارا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نے اپنی زندگی میں جس طرح اپنے وقت کا بھرپور استعمال کیا وہ ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ نے قریباً پچاسی کتب تصنیف کیں جو آپ کے علم کلام کا عظیم شاہکار ہیں۔ ہندوستان میں جب کہ چاروں طرف سے آپ کے خلاف مخالفت کا ایک بازار گرم تھا۔ اس محاذ پر بھی آپ نے مضبوط دلائل سے اپنا دفاع کیا۔ مختلف مقدمات میں آپ کو ملوث کیا گیا لیکن اس کے باوجود آپ ساتھ ساتھ جماعت کی تربیت اور اصلاح بھی کرتے رہے۔ آج جب کہ ہماری ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ چکی ہیں۔ ہمیں وقت کی قدر کرتے ہوئے ان ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیئے جن کی طرف ہمارے آقا امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں توجہ دلا رہے ہیں آپ فرماتے ہیں:- "عمومی طور پر میری جماعت کو نصیحت یہ ہے کہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ زمانہ بہت تیزی سے آگے نکل رہا ہے۔ اس کمی کو جو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہم وقت سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ اس کو دعاؤں کے ذریعہ پوری کرنے کی کوشش کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ نومبر ۱۹۹۱ء)

پھر فرماتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں جو عام حالات کی ذمہ داریوں سے بہت بڑھ کر ہیں۔ یاد رکھیں ہم صدی کے سر پر کھڑے ہیں۔ ہم بحیثیت مجموعی اس صدی کے امام بنائے گئے ہیں۔ آج کی غفلتیں اور آج کی ٹھوکریں آنے والے سو سالوں پر اثر انداز ہوں گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء)

پیارے آقا کے اشعار میں بھی اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو\
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو\
منزلیں دے رہی ہیں آوازیں\
صبح محوِ سفر ہو شام چلو

کیتنا فکر انگیز پیغام ہے ان میں۔ ایک تحریک ہے۔ ایک دعوت سفر ہے۔ دل کی گہرائی سے نکلے ہوئے یہ اشعار جسم میں زندگی کی لہر دوڑا دیتے ہیں۔ دنیا بھر کی قیادت کی خوشخبری سنانے کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کا احساس بھی دلا رہے ہیں۔

پس آیئے! اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وقت کی قدر کریں اور پہلے سے تیز تر اور مضبوط تر قدم اٹھاتے ہوئے نئی منزلوں کی طرف بڑھتے چلے جائیں۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے!!!

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

نون سین

سابق سوویت یونین کا جوہری اسلحہ

سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد نئی آزاد ریاستوں کا آپس میں اس بات پر اتفاق نہیں ہو رہا کہ جوہری اسلحہ کو کہاں رکھا جائے اور کس کے سپرد اس کی ذمہ داری کی جائے اور دوسری طرف یہ ریاستیں جو خورد و نوش کی اشیاء کی قلت کا شکار ہیں اور جہاں پوشاک بھی مناسب اور آسانی سے میسّر نہیں آرہی مختلف ممالک امداد کو جوہری اسلحے کے انتظام کے ساتھ وابستہ کر رہے ہیں۔

جرمنی سب سے زیادہ سوویت ریاستوں کی مدد کرنے والا ملک تھا۔ لیکن اب اسے بھی اس بات کی فکر لاحق ہو گئی ہے۔ کہ اگر ان ریاستوں میں جوہری اسلحہ پر کنٹرول نہ کیا گیا تو یورپ اور دنیا کے دیگر ممالک کو خطرات درپیش ہونگے۔ اس لیئے جرمنی بھی اب چاہتا ہے کہ ان ریاستوں کی جو امداد کی جائے۔ اس کو جوہری اسلحہ کے کنٹرول کے ساتھ منسلک کرنا مناسب ہوگا گذشتہ روز جرمنی کے وزیر خارجہ نے فرانس کے وزیر خارجہ سے بون میں ملاقات کی تا کہ اس بات کا تصفیہ کیا جاسکے کہ مغربی ممالک کس رنگ میں سوویت ریاستوں کو مدد دیں۔ اس گفت و شنید میں جوہری اسلحے کا خاص طور پر ذکر آیا۔ اگرچہ جس شخص نے اس خبر کو عام کیا ہے اس نے اپنا نام ظاہر کرنے سے انکار کیا ہے۔ لیکن بہرحال مستند ذریعہ ہونے کی وجہ سے خبر کو درست ہی کہا جا سکتا ہے دونوں وزرائے خارجہ نے ایسے حالات میں گفت و شنید کی ہے کہ عنقریب ۴۷ ممالک واشنگٹن میں اس بات پر غور کرنے کے لیئے جمع ہوں گے کہ انسانی ہمدردی کو پیش نظر رکھتے ہوئے سوویت ریاستوں کی کس طرح اور کس حد تک امداد کی جانی چاہیئے۔ یہ اجلاس صدر بش کے ایماء پر بلایا گیا ہے۔ (یہ خبر شائع ہونے تک اس اجلاس کی کارروائی مکمل ہو چکی ہوگی۔

صومالیہ میں خانہ جنگی

اقوام متحدہ کے سیکریٹری بطروس غالی نے کہا ہے کہ اگر صومالیہ میں لڑنے والے فریق اپنی لڑائی بند کر دیں تو اقوام متحدہ انسانی ہمدردی کے پیش نظر ساری دنیا سے اپیل کرے گا کہ صومالیہ کی ہر طرح سے امداد کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ورلڈ فوڈ پروگرام اور اقوام متحدہ

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں — امۃ الحئی ریحانہ

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

انسان فانی ہے اور جو کوئی اس دنیا میں آیا ہے اسے ایک نہ ایک روز جانا بھی ہوتا ہے۔ وہ جانے والا خواہ ہنستا مسکراتا ہوا ہی رخصت ہو رہا ہو لیکن پیچھے رہ جانے والوں کو سوگوار کر جاتا ہے۔ یہ دکھ اور افسوس بھی تعلقات اور رشتہ کے حوالے سے زیادہ یا کم ہوتا ہے۔ اور جہاں تک پیار کی بات ہے تو ماںتا سے بڑھ کر دنیاوی رشتوں میں اور کونسا رشتہ ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ میری پیاری امی جان محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے سال سے اوپر عرصہ بیت چکا ہے لیکن دل کو ابھی تک یقین نہیں آیا۔ میری پیاری امی جان کو کینسر کا عارضہ لاحق ہوا فضل عمر ہسپتال سے اپریشن ہوا۔ پھر بجلی کے شاک لگوائے۔ ہر ممکن علاج کیا۔ لیکن وہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۰ء کو ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں۔

ہماری امی جان کا تعلق پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ کے مذہبی گھرانے سے تھا۔ امی جان کے دادا حضرت میاں پیر محمد صاحبؓ حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ امی جان کے چچا سلطان احمد صاحب پیر کوٹی سلسلہ کے معروف مصنف ہیں۔ امی کے چھوٹے بھائی نصیر احمد پیر کوٹی نائیجیریا میں خدماتِ سلسلہ انجام دے رہے ہیں۔

شادی کے بعد امی جان سندھ آ گئیں اور تاحیات حضرت فضل عمر کے قائم کردہ زرعی فارموں میں رہنے کا شرف حاصل کیا۔ ہمارے ابو جان پہلے محمد آباد اسٹیٹ میں اور پھر محمود آباد فارم میں بحیثیت اکاؤنٹنٹ کام کرتے رہے۔

کام کی اس قدر بھرمار ہوتی کہ ابو کو کئی کئی پہر گھر آنا نصیب نہ ہوتا۔ لیکن امی جان کبھی کوئی حرفِ شکایت زبان پہ نہ لاتیں بلکہ سلسلہ کے کاموں میں ان کی حوصلہ افزائی کرتیں۔

محمد آباد اسٹیٹ میں ہی ہم بہن بھائی ابھی چھوٹے تھے۔ ہم تین بچوں کو خسرہ کی تکلیف ہو گئی۔ اسی اثناء میں ابو کو محمد آباد سے باہر جانے کا ارشاد ہوا۔ پریشانی کے عالم میں انہوں نے امی جان سے بات کی تو امی جان نے نہایت تحمل سے جواب دیا کہ شافی تو خدا کی ذات ہے۔ آپ ہمیں خدا کے سپرد کر کے سلسلہ کے کام پر نکل جائیں۔ محمود آباد میں تقریباً اٹھارہ سال گزارنے کے بعد ہمارے والد صاحب محمود آباد میں آ گئے۔ یہاں بھی کام کا وہی سلسلہ جاری رہا... یہاں ہمارے والدین کو خدمت دین کا بہترین موقعہ ملا۔ ابا جی جماعت احمدیہ محمود آباد کے صدر منتخب ہو گئے۔ اور امی صدر لجنہ کے عہدہ پر فائز ہو گئیں امی کو دونوں طرف کام کرنا پڑتا۔ جماعتی مہمان آتے رہتے، فارم کے مہمانوں کی آمد رہتی، جماعتی پروگراموں میں مہمانوں کی خدمت ہوتی اور پھر صدر لجنہ کی حیثیت سے تنظیم کا کام بھی اپنی نگرانی میں کرواتیں۔ یہ بڑی وقت اور محنت طلب قربانی تھی۔ لیکن ہماری امی جان یہ فریضہ انجام دے کر فخر محسوس کرتیں۔

قرآن سے عشق کا یہ عالم تھا کہ سارے گاؤں کے بچوں کی تعلیم القرآن کا اہتمام کر رکھا تھا۔ اور گاؤں بھر کے تقریباً ۷۰ بچے روزانہ تعلیم حاصل کرتے۔ یہ کلاس ہمارے گھر میں ہی ہوتی۔ اور اس سلسلہ میں امی جان نے اپنی ایک بیٹی کو گھر کے کام سے فارغ کیا ہوتا تھا۔

امی جان صوم و صلوٰۃ کی بے حد پابند تھیں۔ اور اپنے بچوں سے بھی سختی سے ان فرائض کی پابندی کرواتیں۔ امی جان بے حد مہمان نواز تھیں۔ اور ہر مہمان کی بلا تفریق خدمت کرتیں حتیٰ کہ شدید تکلیف میں بھی جو کہ جان لیوا ثابت ہوئی تیمارداری کے لئے آنے والوں کی مدارت کی تلقین کرتیں اور یہ سلسلہ زندگی کے آخری دن تک جاری رہا۔

امی جان کی غریب پروری بھی قابل تقلید تھی۔ غرباء کی مدد کرتیں نوکر چاکر کو یوں چیزیں دیتیں جیسے گھر کے ہی افراد ہیں۔

واقعات تو بہت ہیں کیا کیا بیان کروں۔ طوالت کے ڈر سے یہیں پر ختم کرتی ہوں۔ یہ واقعات نعمتِ خداوندی پر اظہار تشکر کے طور پر پیش کر کے درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری امی جان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ہم پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: نقاش احمد ولد مکرم طارق محمود صاحب فیصل آباد ۶ ماہ سے بعارضہ کھانسی نزلہ بیمار ہے۔

○ مکرم حکیم علی احمد صاحب ریٹائرڈ معلم اصلاح وارشاد عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھی داخل رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔

○ مکرم ملک وسیم احمد صاحب مسلم کمرشل بنک ربوہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔

○ مکرمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب امیر جماعت سانگلہ ہل گردوں میں تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور فیصل آباد ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب آف گوئیکی (اسٹیشن ماسٹر) کا بیٹا ہدایت اللہ جاوید تین ہفتوں سے آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے اور لاہور ریلوے ہسپتال میں داخل ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل آف بھڈال تحصیل و ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۶ر جنوری ۹۲ء کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں

○ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ملک ممتاز احمد خان صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد۔ ۱۹ر جنوری ۹۲ء کو بروز اتوار وفات پا گئیں۔ سوموار ۲۰ر جنوری کو بیت الفضل فیصل آباد میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ موصوفہ لمبا عرصہ لجنہ کی صدر و سیکرٹری مال رہیں۔

○ مکرم میاں عبدالحئی صاحب قریشی ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۲ر جنوری ۱۹۹۲ء بروز اتوار وفات پا گئے چند سال قبل آپ روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوئے تھے۔ اسکے بعد سے آپ بیمار تھے۔

○ قادیان سے مکرم مرزا محمد زمان بیگ صاحب کی وفات کی افسوسناک خبر ملی ہے۔ آپ اس وقت تمام درویشان قادیان میں معمر ترین تھے۔ ان کی عمر نوے برس کے لگ بھگ تھی۔ انتہائی نیک، سادہ طبیعت اور دعاگو انسان تھے۔

احباب انکی بلندئ درجات کیلئے دعا کریں۔

تصحیح: مورخہ ۹ر جنوری ۹۲ء کے اخبار میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں تقسیم انعامات بر موقعہ جلسہ قادیان کی تقریب کی تفصیل شائع ہوئی۔ عزیزہ کوکب منیرہ کی ولدیت ملک مظفر احمد کی بجائے علی حیدر غلطی سے شائع ہو گئی ہے۔ مکرم علی حیدر صاحب عزیزہ کے دادا ہیں۔ عزیزہ کے والد صاحب کا نام ملک مظفر احمد صاحب ہے۔ (ناظر تعلیم)

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

کا بچوں کا فنڈ ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی اشیاء مہیا کرنے کا انتظام کر رہا ہے یہ اشیاء نوے دنوں کے لئے ہوں گی اور ان میں فیلڈ ہسپتال ہوں گے اور جن جہازوں پر یہ چیزیں لیجائی جائینگی وہ صومالیہ کے ساحل سے کچھ فاصلے پر کھڑے کئے جائیں گے گذشتہ ایام میں جب عالمی ریڈ کراس کے نمائندے کو موگادیشو میں قتل کر دیا گیا تھا اور اسی طرح بوساسو کی بندرگاہ پر اقوام متحدہ کے ایک ڈاکٹر کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا تو صومالیہ کے لئے جو مدد پہنچائی جاتی تھی اس میں کمی واقع ہو گئی تھی۔ جب سے وہاں دو پارٹیوں نے آپس میں لڑنا شروع کیا ہے (۱۷ر نومبر سے) تقریباً ۲۰ ہزار افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں سیکورٹی کونسل کے اراکین آپس میں اس بات پر مشورہ کر رہے ہیں جو صومالیہ میں امن کے قیام کی ایک قرارداد پیش کرنے پر منتج ہو گا۔ اور اس کے بعد سیکورٹی کونسل مزید بااختیار ہو کر صومالیہ میں امن کے قیام کا کام کر سکے گی۔ افریقی ریاستیں بھی اس سلسلے میں ایک ریزولیوشن تیار کر رہی ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ صومالیہ کی امداد بڑھا دی جائے تاکہ جھگڑے کم ہو سکیں۔

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رحم کے لئے ہی بندوں کو پیدا کیا ہے۔ عذاب کے لئے نہیں پیدا کیا۔ غرض دین حق کی پیش کردہ تعلیم میں رحمت کا پہلو غالب ہے اور جس تعلیم میں یہ بات پائی جائے کبھی بھی اس پر عمل کرنے میں انقباض پیدا نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کا ماننے والا ہمیشہ ہی پُر امید رہے گا۔ اور یہ سمجھ کر عمل کرے گا کہ اگر اس کے اعمال میں کوئی کمزوری رہ گئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو تھام لے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست "وقفِ نو" میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ (ادارہ)

مصابق احمد ابن عبدالرب صاحب
دارالیمن وسطی ۔ ربوہ

سمیعہ امجد بنت چوہدری محمد امجد
ربوہ

مبشرہ صدیقہ بنت حکیم داؤد احمد علوی
گوٹھ عطا محمد علوی نواب شاہ سندھ

جناب احمد ابن محمد ارشد
گوجرہ

صبیح مبشر ابن محمد صادق صاحب
دارالعلوم غربی ۔ ربوہ

محی الدین احمد ابن چوہدری اصغر علی
ربوہ

یاسل احمد ابن مبارک احمد ڈوگر
ناصر آباد ۔ ربوہ

منصور احمد ابن مقصود احمد
ربوہ

محمد لقمان ابن حافظ محمد یقین
ربوہ

محمد رضوان ابن حافظ محمد یقین
ربوہ

نثار احمد ابن مختار احمد
میانوالی بنگلہ ضلع سیالکوٹ

عدیل احمد ابن امانت محمود
گھٹیالیاں کلاں سیالکوٹ

محمد طلحہ ابن محمد ادریس،
بشیر آباد سندھ

اطہر احمد طاہر ابن مبشر احمد
ربوہ

لقمان احمد ابن داؤد احمد
ربوہ

مامون احمد مبشر ابن عبدالبصیر
سرگودہا

وسیم احمد مبارز ابن نسیم احمد کاشمیری
گوئی ۔ آزاد کشمیر

عزیزہ منصورہ بنت چوہدری محمود احمد
نوکوٹ ضلع تھرپارکر

فائزہ خورشید بنت چوہدری خورشید احمد
ربوہ

راشد احمد ابن ناصر احمد
پرانا مانگا ضلع سیالکوٹ

ظفر احمد ابن عبدالخالق ڈوگر
موضع پیرو چک ۔ سیالکوٹ

اعزاز احمد ابن محمد نواز
خانقاہ ڈوگراں

خدیجہ شاہد ماہم بنت محمد عثمان شاہد
ربوہ

شرجیل احمد ابن منیر الدین احمد
جھنگ

داؤد احمد ابن فرید احمد باجوہ
چک ۶/۱۱۳ بریار تحصیل گوجرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ نے سرکاری ملازمین کے بینوولنٹ فنڈ اور گروپ انشورنس کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ کالعدم قرار دے دیا ہے۔ کسی مرحوم ملازم کے ورثاء کو ملنے والی یہ رقم ترکہ یا دیت نہیں ہے جسے میراث کی طرح تقسیم کیا جائے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

○ سینٹ کے اجلاس میں امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے ایک تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔ جو امریکہ میں نامزد پاکستانی سفیر سیدہ عابدہ حسین کے اس بیان پر ہے جس میں ان کی طرف سے اسرائیل کو تسلیم کر لینے کا اشارہ دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ملازمتوں سے پابندی اسی ماہ اٹھا لی جائے گی۔ نئی بھرتی مشاورتی بورڈ کریں گے۔

○ کراچی میں رات گئے تھانوں اور مسلح موبائیل پولیس پر حملوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ اس سے ایک کانسٹیبل سمیت ۸ افراد زخمی ہو گئے۔

○ شدید برفباری کی وجہ سے گلگت کا باقی ملک سے رابطہ کٹ گیا ہے۔

○ سرگودہا میں ۳۰ ہزار طلباء نے منشیات اور تمباکو نوشی کے خلاف جلوس نکالا جلوس کی قیادت ڈائریکٹر سکولز کر رہے تھے۔

○ وزیر اعظم نے حکم دیا ہے کہ پنجاب اور سندھ میں کپاس کی فاضل پیداوار خرید لی جائے۔ کپاس کی خریداری بارشوں کی وجہ سے نہ ہو سکی تھی اب موسم بہتر ہو گیا ہے۔

○ مؤقر ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ اپوزیشن نے با مقصد ایجنڈے کی عدم موجودگی میں صدر کے ساتھ ملاقات سے انکار کر دیا ہے۔ حزب اختلاف کا کہنا ہے کہ صدر کی طرف سے مذاکرات کی یہ پیشکش ۶ فروری سے حکومت کے خلاف شروع ہونے والی اپوزیشن کی تحریک کو سبوتاژ کرنے کی کوشش بھی ہو سکتی ہے۔ اگر صدر نے "واضح اور با مقصد اقدامات" کئے تو ان کے استعفے کے لئے لانگ مارچ کا آغاز کر دیا جائے گا۔

○ سکھر میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ غیر ملکی ماہرین نے کالا باغ ڈیم پر اے این پی کو قائل کر لیا ہے مارچ میں اس بارے میں اہم اعلان ہوگا۔ وزیر اعظم ان سیاسی رہنماؤں اور آئی جے آئی کے لیڈروں کو اعتماد میں لیں گے ۵ فروری سے قبل آئی جے آئی کا سربراہ اجلاس ہو سکتا ہے۔ ملک قاسم کی کوششوں کے باعث پی ڈی اے کی طرف سے مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف تحریک چلانے سے مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ لوگوں کو سڑکوں پر لانا یا جمہوری حکومت کو وقت سے پہلے ختم کرنے کی کوشش کرنا ملک کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔

○ سینیٹر طارق چوہدری نے الزام لگایا ہے کہ موٹروے کی تعمیر میں ۱۳ ارب روپے کا گھپلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ اصل رقم ہڑپ کر کے کمیشن سے سڑک بنائی جا رہی ہے اس رقم سے ایک سو ایف سولہ طیارے آ سکتے ہیں۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل نے اہم شخصیات کی آمد کے موقع پر استقبال کے لئے بچوں کو ہوائی اڈوں پر لانا غیر اسلامی قرار دے دیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے سود کے بغیر متبادل اقتصادی نظام کا خاکہ بھی حکومت کو پیش کر دیا ہے

○ سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان مسٹر اکبر بگٹی نے امکان ظاہر کیا ہے کہ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

○ سرحد کے لیڈر خان عبدالولی خان نے سرحد میں غیر پختون گورنر کو قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے اور ان کی پارٹی کے اراکین نے ایک تقریب میں گورنر سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ تصاویر بنوائیں واضح رہے کہ اس سے قبل اے این پی کا مطالبہ تھا کہ سرحد کے موجودہ گورنر کو برطرف کیا جائے۔

غیر ملکی خبریں

○ صدر بش بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسمہاراؤ کو اس بارے میں قائل کرنے سے ناکام ہو گئے ہیں کہ وہ وزیر اعظم پاکستان کی ۵ رکنی سربراہ کانفرنس میں شرکت کریں۔ یاد رہے کہ گذشتہ سال وزیر اعظم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ جنوبی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک قرار دینے کے لئے امریکہ، روس چین پاکستان اور بھارت کی سربراہی کانفرنس بلائی جائے۔ بھارتی وزیر اعظم نے اس سربراہی اجلاس کی افادیت سے انکار کر دیا۔

○ اسرائیلی حکومت نے کہا ہے کہ مسلمان بھارت اور یہودیوں دونوں کے لئے خطرہ ہیں۔ اور اسرائیل اور بھارت دونوں کو مل کر اس خطرے کے خلاف سوچنا چاہیئے۔ ریڈیو تہران نے یہ خبر بمبئی میں اسرائیل کے قونصل جنرل سے منسوب کی ہے۔ قونصل جنرل نے بھارت اور اسرائیل کے درمیان فوجی تعاون کی بھی تصدیق کی۔

بقیہ: اخبار احمدیہ سے آگے

سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے اعلان کیا۔ اسی موقعہ پر عزیزہ موصوفہ کا رخصتانہ بھی ہوا۔

عزیزہ غزالہ ظفر صاحبہ محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر سابق استاذ الجامعہ کی پوتی ہیں۔

بقیہ: صا سے آگے

اور عین اس وقت ایک شخص سامنے آجاتا اور مر جاتا ہے تو یہ اس کی قربانی نہیں کہلا سکتی۔ قربانی یہ ہے کہ کوئی ارادہ کے ساتھ دوسرے کے آگے ہو جائے"۔

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۵ء)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے شعبہ ریاضی نے ایم فل (ریاضی میں) ڈگری کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت ماسٹر ڈگری ہے۔

ہر لحاظ سے مکمل درخواست فارم معہ تفصیلی نمبروں کے سرٹیفکیٹ اور یکصد روپے درخواست فیس (فیس بنام ٹریژرر یونیورسٹی بذریعہ کراسڈ پوسٹل آرڈر یا چالان فارم بذریعہ حبیب بینک انجینئرنگ یونیورسٹی برانچ۔ لاہور) آٹھ فروری ۱۹۹۲ء تک چیئرمین ڈیپارٹمنٹ ریاضی کو موصول ہو جائیں۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۹۲ء ملاحظہ فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

قدیمی ○ اولین ○ قائم شدہ ۱۹۳۲ء فون کوڈ ۲۱۱۴ ۰۴۳۸
دواخانہ حکیم عبدالعزیز رجسٹرڈ چک چٹھہ گوجرانوالہ روڈ متصل حافظ آباد
حکیم قاضی نذر محمد ابن حکیم عبدالعزیز معالج امراض دماغی و جلدی

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ
خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱، ۶۰۶